بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلطان علی ہزارہ امیدوار ناظم حلقہ نمبر 10

پیغام تنظیم: سلطان علی صاحب سب سے پہلے میں مرزا آزاد اپنی طرف سے اپنی پوری ٹیم اور "پیغام تنظیم" کے تمام دوستوں کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہمیں گفتگو کا موقع فراہم کیا، ہمیں اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت نکال کر دیا لھذا سب سے پہلے آپ سے گزارش ہے کہ اپنا مختصر سا تعارف کروائیں۔

سلطان علی: میرا نام سلطان علی ہزارہ ہے سید آباد علمدار روڈ میں رہتا ہوں حلقہ نمبر 10 اس لحاظ سے بطور ناظم کھڑا ہوں۔

پیغام تنظیم: آپ کی تعلیم کیا ہیں آپ کا مضمون کیا رہا ہے؟

سلطان علی: میری تعلیم میٹرک ہے آرٹس میں کیا ہے۔

پیغام تنظیم: کیا آپ مطالعہ کرتے ہیں اگر ہاں تو کس سیاسی یا نظریاتی مفکر کے خیالات سے اتفاق زیادہ رکھتے ہیں؟

سلطان علی: اکثر میں سوانح حیات مختلف شخصیات کو پڑھتا ہوں مثلاً آغائی خمینی اور چی گویا ویرا وغیرہ۔

پیغام تنظیم: حضرت امام خمینی کی کس کتاب سے زیادہ متاثر ہے؟

سلطان علی: اتنا زیادہ متاثر نہیں ان کی بچپن سے جوانی تک کے حالات زندگی پڑھتا ہوں۔

پیغام تنظیم: آپ کا پسندیدہ رنگ کون سا ہے کونسا کھیل اور کھلاڑی؟

سلطان علی: نیلا رنگ، فٹبال، قیوم علی چنگیزی۔

پیغام تنظیم: آپ کو کب اور کس بات پر غصہ آتا ہے اور کیسے اپنے غصے پر قابو کرتے ہیں؟

سلطان علی: جو لوگ ایک ہی بات پر تنگ جائیں تو اس پر غصہ آتا ہے خاموشی اختیار کر لیتا ہوں۔

پیغام تنظیم: جمہوری اقدار کے فروغ کیلئے ہمیں کن اصولوں پر عمل پیرا ہونا چاہیے؟

سلطان علی: جمہوریت پر یقین رکھے سب ٹھیک ہو جائیں گا۔

پیغام تنظیم: جمہوریت کی تعریف آپ کس طرح کرینگے؟

سلطان علی: جمہوریت تو مجھے یہاں نظر نہیں آتا۔

پیغام تنظیم: آپ جمہوریت پر کس قدر یقین رکھتے ہیں شکست یا جیت کی صورت میں آپ اپنے حریفوں کے ساتھ کیا رویہ اپنائیں گے؟

سلطان علی: برادرانہ رویہ جتنا کمیونسٹ والے کمونسٹ نظریاں پر رکھتے ہیں میں جمہوریت پر یقین رکھتا ہوں۔

پیغام تنظیم: بحثیت جمہوری امیدوار آپ آزادی تحریر وتقریر پر کس قدر یقین رکھتے ہیں کیا آزادی تحریر وتقریر کے بغیر جمہوری اقدار فروغ پا سکتی ہیں؟

سلطان علی: بالکل نہیں پا سکتی۔

پیغام تنظیم: ہزارہ قوم میں آپ کا پسندیدہ سیاستدان کون ہے اور کیوں ہے؟

سلطان علی: کوئی بھی نہیں ہزارہ قوم میں پیدا ہی نہیں ہوا۔ بابہ عبدالعلی مزاریؒ سے بہت متاثر تھا۔ وہی ہے میرا پسندیدہ شخصیت۔

پیغام تنظیم: آپ سیاست کیونکر کر رہے ہیں جبکہ ہر سیاستدان کا کہنا ہے کہ وہ قوم کا خادم ہے آپ ان سے کس طرح مختلف ہیں؟

سلطان علی: میں بھی نیا اس میدان میں آیا ہوں آگے دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔

پیغام تنظیم: آپ تنظیم کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں اور ان کے کن خدمات کی تائید کرتے ہیں؟

سلطان علی: تنظیم کی کارکردگی ابھی تک کچھ بھی نہیں پچھلے بیس سال سے صرف ایک طائفہ یا شخصیت قابض ہے ایک ادارے میں ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ اگر سکول چلاتا ہے تو فیس لیتا ہے کون سا احسان کرتا ہے۔ فیس کیوں لیتا ہے۔ میں بھی اپنے بیٹے کا وہاں فیس دیتا ہوں۔ ان کو فیس نہیں لینا چاہیے۔ پھر کیا فائدہ ہوا۔

پیغام تنظیم: آپ اپنے بیٹے کی ماہانہ کتنے فیس بھرتے ہیں؟

سلطان علی: میں مہینے میں اب تین سو بیس روپے دیتا ہوں۔

پیغام تنظیم: آپ کی نظر میں ماہانہ فیس زیادہ سے زیادہ کیا ہونی چاہیے؟

سلطان علی: یہی سو روپے۔ یا ایک سو دس روپے۔

پیغام تنظیم: کیا آپ کو حلوم ہے کہ علمدار روڈ پر سب سے کم فیس تنظیم کے سکول کا ہے کیا دوسرے سکولوں کی فیس کے متعلق آپ جانتے ہیں کہ وہ کتنے لیتے ہیں؟

سلطان علی: ان کو چھوڑو! یہ تو تنظیم ہے۔

پیغام تنظیم: اس وقت تنظیم سے ''پیغام تنظیم''، ''چہل دختران'' اور ''دیدگاہ نسل نو'' اجراء ہوتے ہیں آپ ان کا مطالعہ کرتے ہیں یا نہیں؟

سلطان علی: ابھی تک نظر سے نہیں گزرا۔

پیغام تنظیم: قومی تعمیر کے سلسلے میں تنظیم کا کیا رول ہے آپ اپنی طرف سے کوئی تجویز یا مشورہ دیں؟

سلطان علی: تنظیم نے کوئی ایسی نمایاں کارکردگی نہیں دکھائی۔

پیغام تنظیم: آپ نے اپنی جائیداد کے گوشوارے جمع کرائیں ہیں، یا عوام کو اس بارے میں کسی قسم کی معلومات فراہم کریں گے؟

سلطان علی: جی ہاں میرا ایک گھر ہے کرائے والی اپنا کاروبار ہے چھت۔ میرا کوئلہ کا چھت۔

پیغام تنظیم: یہ ایک حقیقت ہے کہ انتخابات میں بہت سارا خرچہ بھی ہوتا ہے حکومت نے ایک حد تک پابندی عائد کی ہے آپ نے کتنی رقم مخصوص کی ہے؟

سلطان علی: دس پندرہ ہزار۔

پیغام تنظیم: آپ کا تعلق کس سیاسی جماعت سے ہیں؟

سلطان علی: فی الحال تو آزاد ہوں۔ ویسے میرا تعلق P.P.P سے ہیں۔

پیغام تنظیم: کہا جا رہا ہے کہ P.P.P اب شہید بھٹو کی پارٹی نہیں رہی یا اب سرمایہ داروں کی پارٹی بنی ہوئی ہے جیسے ہم عملی طور پر دیکھ بھی رہے ہیں، آپ کیا کہتے ہیں؟

سلطان علی: یہ تو امیدوار پر منحصر ہے کہ وہ پارٹی سے کیسے ایک کام نکالتے ہیں اگر یہ پارٹی ہمیں مذہبی یا قومی مفادات نہ پہنچائیں تو ہم اس پارٹی میں ایک منٹ بھی نہیں رہے گے۔

پیغام تنظیم: جیسا کہ یہ نظام بالکل نیا ہے آپ بھی ایک بالکل نئے کھلاڑی کی طرح اس نظام میں آئے ہیں تو آپ نے اس نظام میں کیا خوبیاں اور کیا خامیاں دیکھی ہیں؟

سلطان علی: یہ تو آگے چل کر پتہ چلے گا کیا خابیاں اور کیا خامیاں یہ سابق ناظمین کو پتہ ہوگا۔

پیغام تنظیم: عوام کو ایک شکایت یہ بھی رہی کہ سابقہ نمائندے کے بالکل اچھے معیاروں پر انتخاب نہیں ہوئے اور نا اہل ثابت ہوئے آپ کا کیا خیال ہے؟

سلطان علی: نیا نظام ہونے کی وجہ سے لوگ اس میں دلچسپی نہیں لیا اب لوگ اس میں دلچسپی لے رہے ہیں اچھے معیاری لوگ آرہے ہیں۔

پیغام تنظیم: ہر امیدوار اپنے لئے خاص سیاسی مقام اور رتبہ بنانے کی کوشش کرتا ہے اس لئے پہلے اپنے لئے اور بعد میں اگر وقت اور سرمایہ بچا تو عوامی مشکلات اور مسائل کی طرف توجہ دینے کی سوچتا ہے۔ آپ کی کیا رائے ہیں۔

سلطان علی: غریب بندہ ہی عوام کی خدمت کرسکتا ہے۔

پیغام تنظیم: کیا یہ سچ نہیں کہ پیپلز پارٹی میں چند ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنے ذاتی کاروبار کے تحفظ کی خاطر اس پارٹی کو چلا رہے ہیں یعنی یہاں سیاست بعنوان خدمت نہیں سیاست بعنوان تجارت کیا جا رہا ہے، کیا کہیں گے؟

سلطان علی: اگر اور یجنل عوام آجائیں تو یہ مفاد پرست سرمایہ دار خود ہی ہٹ جائیں گے یہ خلا ہماری پارٹی کے اندر موجود نہیں۔

پیغام تنظیم: لوگ کہتے ہیں کہ پیپلز پارٹی دراصل طالبان کو بنانے والے ہیں یعنی پیپلز پارٹی نے طالبان بنائیں جنھوں نے افغانستان میں ہزارہ قوم کی نسل کشی کی شہید بابا عبدالعلی مزاری کی شہادت کے ذمہ دار قرار پائیں۔ پیپلز پارٹی ان کے قتل میں برابر کے شریک ہیں، آپ کا کیا خیال ہے؟

سلطان علی: یہاں پر Controled ڈیموکریسی ہے اگر پیپلز پارٹی کی جگہ مسلم لیگ بھی ہوتا تب بھی طالبان بنتی۔

پیغام تنظیم: جہاں عوام کی کثیر تعداد پیپلز پارٹی کے خلاف ہیں وہاں آپ کو اس پارٹی کی کونسی خوبی نظر آئی، مسلم لیگ ق میں کیوں نہیں شامل ہوئے جو پیپلز پارٹی سے زیادہ طاقتور ہونے کا دعویٰ کرتی ہے؟

سلطان علی: یہاں سے پیپلز پارٹی پہلے دو دفعہ جیت چکا ہے ہزارہ قوم میں اس کی مقبولیت ہے اس وجہ سے۔

پیغام تنظیم: کہا جا رہا ہے کہ اس دفعہ خفیہ فرشتوں کی حمایت بھی پیپلز پارٹی کو حاصل ہوگی کیا آپ بھی اس قسم کی باتوں کی سحر میں آکر پیپلز پارٹی جوائن تو نہیں کی؟

سلطان علی: میں پچھلے چھ مہینے سے پیپلز پارٹی میں ہوں۔

پیغام تنظیم: کہا جا رہا ہے کہ ہزارہ قوم کے اندر یہ نہایت کمزور شخصیات کی پارٹی ہے۔ ہماری قوم نے پیپلز پارٹی میں شامل شخصیات کو بُری طرح سے رجیکٹ کیا ہے، آپ کا کیا خیال ہے؟

سلطان علی: یہ غلط بات ہے یہاں مسلم لیگ (ق) یا قوم پرست پارٹیوں کی کوئی حیثیت نہیں۔

پیغام تنظیم: سُننے میں آیا ہے ہماری ناظمین نائب ناظمین اور کونسلران کے درمیان چپقلش آخر تک موجود رہی آپ کی کیا رائے ہیں؟

سلطان علی: یہ ان سب کی نااہلی کی وجہ سے ہیں۔

پیغام تنظیم: گذشتہ انتخابات میں تمام ناظمین نائب ناظمین اور کونسلران نے اوپر کی سطح پر اپنی حیثیت منوانے کیلئے عبدالخالق ہزارہ کو ووٹ دیا کامیابی کے بعد تمام نمائندوں کا کہنا تھا کہ عبدالخالق نے اُن کے خلاف کام کیا ان کے فنڈز روک دیئے، آپ کیا رائے رکھتے ہیں؟

سلطان علی: یہ سب کچھ گزر گیا اب آگے دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہیں۔

پیغام تنظیم: انتخابات سے پہلے ہر اُمیدوار یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں عوام کی خدمت کرونگا لیکن کامیابی کے بعد اپنے قریبی ہمسائیوں اور پڑوسیوں تک کو بھول جاتے ہیں، آپ اپنے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

سلطان علی: اگر ایک دفعہ کیلئے کوئی اُمیدوار کھڑا ہو تو یہی ہوگا۔ اگر آگے ٹارگٹ ہوں تو ایسا کوئی نہیں کرے گا۔

پیغام تنظیم: بحیثیت سیاسی اُمیدوار کے آپ پیپلز پارٹی کے نظریات سے کس قدر وابستگی رکھتے ہیں؟

سلطان علی: پیپلز پارٹی کے ہر منشور پر عمل کرونگا۔

پیغام تنظیم: اس وقت پیپلز پارٹی کے اندر ایسی شخصیات ہیں جن کے خیالات خالصتاً کمیونسٹ سوچوں پر مبنی ہیں، آپ کی کیا سوچ ہے؟

سلطان علی: مجھے ان سے کوئی سروکار نہیں۔

پیغام تنظیم: قوم کے اندر بطور خاص نوجوانوں میں انتشار آخری حدوں کو پہنچ چکی ہے آپ اسے حل کرنے کیلئے کیا تجاویز دینگے؟

سلطان علی: تجاویز تو نہیں آگے چل کر بنائیں گے کہ ایک ہو جائیں۔ نہیں تو۔۔۔۔

پیغام تنظیم: اس وقت قوم کے اندر بے پناہ مسائل جیسے تعلیمی مسائل، بے روزگاری اور امن وامان کے مسائل ہیں آپ ان کے حل کیلئے کیا تجاویز رکھتے ہیں؟

سلطان علی: صرف اتحاد کی ضرورت ہے۔

پیغام تنظیم: ہم دیکھ رہے ہیں کہ نوجوانوں میں نمبر کھیلنے کی بیماری سرایت کرتی جارہی ہے آپ اس کے سدباب کیلئے کیا تجاویز دینگے؟

سلطان علی: دوسرے منتخب ناظمین کے ساتھ مل کر اس کے خلاف بھرپور کاروائی کرینگے۔

پیغام تنظیم: آپ کے خیال میں ہم اپنے معاشرتی اقدار کو کس طرح تحفظ دے سکتے ہیں جبکہ دوسری طرف سے میڈیا کے مختلف چینلو کے ذریعے معاشرے میں عجیب وغریب چینلو کو پھیلایا جارہا ہے؟

سلطان علی: بحیثیت قوم اگر مل کر اس کے خلاف کام کریں تو بہت کچھ ہوسکتا ہے ورنہ کچھ نہیں ہوسکتا۔

پیغام تنظیم: کیا تمام پارٹیوں پر مشتمل ایک اتحاد قائم ہوسکتا ہے اگر ہاں تو کیسے اور اس کی عملی صورت کیسے ممکن ہے؟

سلطان علی: صرف طائفہ پرستی کے خلاف اگر ہم لوگ آواز بلند کریں تو ممکن ہے طائفہ پرستی سے۔

پیغام تنظیم: گذشتہ برسوں میں ہماری قوم کو ناقابل جبران سانحات سے دوچار ہونا پڑا بحیثیت اُمیدوار ناظم اور روشن فکر آپ کا کیا رول رہا آئندہ آپ کا کیا پروگرام ہے؟

سلطان علی: حالیہ واقعہ میں 2 مارچ کو زخمی ہو چکا ہوں لاشوں کو اُٹھانا زخمیوں کی تیمارداری کرنا خون دینا۔

پیغام تنظیم: تمام لوگوں کا کہنا ہے کہ میجر نادر علی آئندہ انتخابات میں اپنے لئے سیاسی مقام بنانا چاہتے ہیں اس لئے وہ عوامی نمائندوں کے پراجیکٹس کو اپنے کھاتے میں ڈال رہے ہیں آپ کی کیا رائے ہیں؟

سلطان علی: جس نے کام کیا وہی ہم لوگوں کا سب کچھ ہے۔

پیغام تنظیم: صوبائی سطح پر انتخابات میں تمام پارٹیاں یکجہتی کرلیتی ہے۔ لیکن عملی طور پر سب کے سب ایک دوسرے کے خلاف عمل کرتا دکھائی دیتا ہے؟ اس کی کیا وجوہات ہیں۔

سلطان علی: میں تو عملی سیاست میں نہیں رہا ہوں کونسی پارٹی کس کے خلاف ہیں اس کا مجھے کچھ نہیں معلوم۔

پیغام تنظیم: جب کوئٹہ میونسپل کمیٹی کے نمائندے عبدالخالق ہزارگی طرف سے ہمیں" کالج نہیں، شب چاہیئے" کا نعرہ لگا تو بحیثیت سیاستدان کے آپ کی اس حوالے سے کیا رائے ہیں؟

سلطان علی: ہمیں کالج کی زیادہ ضرورت ہیں۔

پیغام تنظیم: ایک بیوروکریٹ کا فرض ہے کہ عوامی نمائندے کی حیثیت کو تسلیم کریں کیونکہ وہ عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو کر آتے ہیں ان کے ساتھ تعاون کرنا اس کا فرض بنتا ہے۔ نہ کہ ان کے ساتھ رقابت پر اتر آئیں جو عوامی مینڈیٹ کی توہین کے برابر ہیں، آپ کیا کہتے ہیں؟

سلطان علی: ہمارے ایم پی اے صاحب کو عوام نے منتخب نہیں کیا انھیں ہمارے سروں پر لایا گیا ہے۔

پیغام تنظیم: آپ کے خیال میں ایک نمائندے میں کونسی خوبی ہونی چاہیے؟

سلطان علی: جوان کے اندر سے اُٹھے کہ۔ وہ لیڈر جو کبھی پارٹی سے آتے ہیں کبھی باہر سے آتے ہیں عوامی نمائندے ہم لوگوں میں سے اٹھا ہی نہیں۔

پیغام تنظیم: کیا آپ سردار نثار علی ہزارہ کے بارے میں بھی یہی ریمارکس رکھتے ہیں؟

سلطان علی: سرداری نظام کو آپ دیکھ سکتے ہیں۔

پیغام تنظیم: آپ اپنے پینل کو کس لحاظ سے دوسرے پینل سے بہتر سمجھتے ہیں؟

سلطان علی: میرے خلاف جو پینل کھڑے ہیں انھوں نے عوام کیلئے کام نہیں کیا ہم لوگ منتخب ہونے کی صورت میں انشاءاللہ نقصانات کا ازالہ کرینگے۔

پیغام تنظیم: آپ کے خیال میں عوام آپ کو کیونکر انتخاب کرینگے جبکہ آپ کی طرح کے دعوے باقی کے پینلز بھی کر رہے ہیں؟

سلطان علی: ایک نوجوان قیادت کو ہمارے اپنے حلقے نے کھڑا کیا ہے۔

پیغام تنظیم: ہمیں اپنے منشور کے چار پانچ اہم نکات کے بارے میں بتائیں۔

سلطان علی: یاروں دوستوں نے مشہور کیا تھا۔ ابھی تک نہیں بنایا تو وہ لکھ کر آپ کو دے دونگا۔

پیغام تنظیم: لوگ کہتے ہیں پیپلز پارٹی اور ایچ ڈی پی نے مل کر اقلیتوں کو ہزارہ حلقوں میں نمائندگی دے کر قوم کے مفاد کو پس پشت ڈال کر ذاتی مفادات کو ترجیح دی ہے آپ کیا کہتے ہیں؟

سلطان علی: نہیں یہ جھوٹ ہے۔

پیغام تنظیم: سُننے میں آیا ہے آپ نے بھی اپنے حلقے سے ایک اقلیت کو اُمیدوار کے طور پر کھڑا کیا ہے؟

سلطان علی: جی ہاں۔

پیغام تنظیم: کیوں بھئی؟

سلطان علی: بس۔

پیغام تنظیم: راتوں رات یہ اقلیت کہاں سے نازل ہوا اور اُسے ووٹ کون دے گا؟

سلطان علی: اقلیت کیلئے ووٹ کی ضرورت نہیں وہ بلامقابلہ کامیاب ہوجائنگے۔

پیغام تنظیم: لوگ کہتے ہیں کہ ایک سیاسی سازش کے تحت پیپلز پارٹی نے ناموں کا اندراج دوسرے حلقوں سے ہزارہ کمیونٹی کے حلقوں میں کروایا ہے آپ کیا کہتے ہیں؟

سلطان علی: پیپلز پارٹی نے کیا یہ ان کی اپنی حکمت عملی ہے چاہیے عیسائی ہو یا ہندو۔

پیغام تنظیم: ہماری کمیونٹی میں قبائلی طائفگی کا بھی اچھا خاصا عمل دخل ہے آپ اسے کونسا مقام دیتے ہیں؟

سلطان علی: میں طائفہ پرستی کے خلاف ہوں۔

پیغام تنظیم: آپ کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ آپ نے طائفہ پرستی کرتے ہوئے اپنے طائفے کے افراد کو اپنے پینل میں شامل کیا ہیں؟

سلطان علی: میرے طائفے میں اور میرا ایک طائفے کا بندہ ہے باقی دوسرے طائفے سے تعلق رکھتے ہیں۔

پیغام تنظیم: آپ نے اپنے کونسلروں اور نائب ناظم کا انتخاب کس معیار پر کیا ہے؟

سلطان علی: ان کے کردار پر ان کے محلے میں اٹھنے بیٹھنے کی وجہ سے لوگوں سے اس کا میل ملاپ کیسا ہیں۔ میرا نائب ناظم عباس کونسلران الطاف عابد علی، میری بہن، خالقداد، مرزا، انوار شاہ۔

پیغام تنظیم: ہماری دُعا ہے کہ اللہ آپ کو آپ کے نیک ارادوں میں کامیاب کریں کامیابی کی صورت میں زیادہ توجہ کس شعبے پر دینگے۔

سلطان علی: سماجی برائیوں کے خلاف کام کرینگے ہمارے حلقے میں سکول تھا جو عمارت نہ ہونے کی وجہ سے اُٹھوایا گیا انھیں واپس لائنگے۔

پیغام تنظیم: کامیابی کی صورت میں ایک سکول کا مہینے میں کتنی بار معائنہ یا دورہ کریں گے؟

سلطان علی: ہر آغل سے دو بندے منتخب کر کے ان کی رائے سے آگے چلوں گا۔

پیغام تنظیم: آپ کی نظر میں اس وقت قوم کا سب سے بڑا مسلۂ کیا ہے کیا تجاویز دینگے۔

سلطان علی: قوم کا سب سے بڑا مسلۂ نا اتفاقی ہے وقت آنے پر مسلئے کے حل پر سوچا جائیگا۔

پیغام تنظیم: قارئین اور عوام کیلئے کوئی پیغام؟

سلطان علی: بس یہی صرف یکجہتی کا پیغام۔

سلطان علی ہزارہ صاحب آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے ہمیں وقت دیا، ہم سے گفتگو کی۔ اپنے قیمتی خیالات سے نوازا۔ اس سے پہلے چونکہ اس طرح کی کوشش کبھی نہیں ہوئی ہے اس سلسلے میں ایک ضمنی سا سوال کہ "پیغام تنظیم" کی طرف سے اس کوشش کو آپ کس طرح سے دیکھتے ہیں؟

سلطان علی: بہت اچھا ہے۔ ہونا چاہیے۔ آپ کا بھی بہت شکریہ کہ آپ نے ہم سے انٹرویو کیا۔

پیغام تنظیم: سلطان علی ہزارہ صاحب آپ کا بہت بہت شکریہ۔

..................☆☆☆☆☆ ....